تسہیل الزیارۃ

(مدینہ منوّرہ اور روضۂ اطہر کی زیارت کے آداب)

حضرت مولانا محمّد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم

خادم الحدیث النبوی ﷺ، اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یو کے

مجمع الدعوۃ الإسلامي

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

۔۔۔۔۔۔۔ تفصیلات ۔۔۔۔۔۔۔

کتاب کا نام	:	تسہیل الزیارۃ
افادات	:	حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
ناشر	:	اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یو کے
ای میل	:	info@idauk.org

ملنے کا پتہ

Islāmic Da'wah Academy,
120 Melbourne Road, Leicester
LE2 0DS. UK.
t: +44 (0)116 2625440
e: info@idauk.org

فہرست

تاثّراتِ اکابر ۵
زیارتِ مدینہ منوّرہ ۸
روضۂ اطہر پر حاضری کی فضیلت ۸
زیارت کب کی جائے؟ ۱۲
زیارت کی نیت ۱۳
مدینہ منوّرہ کی جانب ۱۳
مدینہ منوّرہ جانے والوں سے ایک اہم گزارش ۱۵
مدنیہ منوّرہ میں داخلہ ۱۵
مدینہ منوّرہ میں ۱۸
مسجدِ نبوی میں ۱۸
روضۂ اطہر کی جانب ۲۳
صلوٰۃ وسلام ۲۵
صلوٰۃ وسلام کے بعد ۳۴
صلوٰۃ وسلام کے سلسلے میں عورتوں کے لئے خصوصی ہدایات ۳۴
مدینہ منوّرہ میں قیام ۳۶
مسجدِ نبوی کے متبرّک ستون ۴۲

۱)الأُسْطُوَانَةُ الْمُخَلَّقَة ۴۲
۲)أُسْطُوَانَةُ عَائِشَة رضی اللہ عنہا ۴۳
۳)أُسْطُوَانَةُ التَّوْبَة ۴۴
۴)أُسْطُوَانَةُ السَّرِيْر ۴۵
۵)أُسْطُوَانَةُ عَلِي رضی اللہ عنہ ۴۶
۶)أُسْطُوَانَةُ الوُفُوْد ۴۶
۷)أُسْطُوَانَةُ التَّهَجُّد ۴۶
۸)أُسْطُوَانَةُ جِبْرَئِيْل ۴۷
مدینہ منوّرہ کے متبرّک مقامات ۴۸
مسجدِ قباء ۴۸
مسجدِ قبلتین ۴۹
مسجدِ اجابہ ۴۹
مسجدِ فتح ۵۰
مسجدِ مصلّٰی ۵۰
مسجدِ جمعہ ۵۱
جنّت البقیع ۵۱
جبلِ احد اور شہداءِ احد ۵۲
الوداعی سلام ۵۳

تاثّراتِ اکابر

حضرت مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم (استاذِ حدیث وفقہ دارالعلوم دیوبند، سابق مفتی واستاذِ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد، یوپی، انڈیا): ”احقر نے حج وعمرہ وزیارتِ مدینہ منورہ سے متعلق جناب والا کے تین رسالوں کا بغور مطالعہ کیا، الحمد للہ دل نشین اور آسان انداز میں مفید معلومات خوبصورتی اور سلیقہ سے جمع کی گئی ہیں، اور سبھی باتیں مستند اور معتبر ہیں۔ اِن رسائل میں اختصار بھی ہے اور بڑی حد تک جامعیت بھی ہے، عوام وخواص سبھی اِن سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں، اِن شاء اللہ تعالیٰ، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کاوشوں کو بے حد قبول فرمائیں اور زائرین حرم وحجاج ومعتمرین کو ان سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق مرحمت فرمائیں، آمین۔“

حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب لاجپوری دامت برکاتہم (خلیفہ مسیح الاُمّت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب جلال آبادی رحمۃ اللہ علیہ): ”احقر نے سی ڈی کے ذریعہ حج وزیارت کے موضوع پر حضرت والا کا مفصّل بیان سنا، بلا مبالغہ ایسا مفصّل اور جامع بیان کہیں سُننا نصیب نہیں ہوا۔

حضرت والا اس کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں چنانچہ اس کا مسودہ احقر کو عطا فرمایا تاکہ حرمین شریفین کے سفر میں ساتھ رکھوں، احقر نے حرمین شریفین کے سفر میں بار بار دیکھا اور اس سے خوب فائدہ اٹھایا، احقر کے خیال میں حج وزیارت کے موضوع پر اس وقت کے حالات کے پیشِ نظر یہ کتاب بہترین اور مفید ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کتاب کو مکمل فرما کر قبولیت سے نوازے اور حُجّاج وزائرین کے لئے نافع اور ان کے حج کے مقبول ومبرور ہونے کا ذریعہ بنائے اور حضرت والا کے فیوض کو عام فرمائے اور صحت وعافیت کے ساتھ عمر میں خوب برکت عطا فرمائے۔ (آمین)''

حضرت مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوری دامت برکاتہم (محشّی مرغوب الفتاوی ومؤلّفِ تالیفاتِ مفیدہ وکثیرہ): ''موصوف کا برسوں سے معمول ہے کہ اشہرِ حج میں چندروزہ حج پروگرام کرتے ہیں، اور اس میں تفصیل سے حج وعمرہ اور زیارت کے آداب وفضائل اور مسائل پر وعظ ہوتا ہے، اور عملاً طریقۂ حج، عمرہ اور زیارت کی ترتیب بتائی جاتی ہے۔ آپ کا یہ سلسلہ بہت زیادہ مقبول ہوا، اور سینکڑوں افراد نے اس کی سی ڈیاں حاصل کیں۔ بعض نوجوانوں کو دیکھا کہ ہوائی جہاز میں موصوف کے ان بیانات کو سن رہے ہیں۔ راقم کو رشک آیا کہ ہوائی

جہاز کی تیز مسافت کے دوران یہ ہزاروں میل پر محیط زمین کل قیامت کے دن موصوف کے بیانات کی گواہی دے گی۔

انہی حج وعمرہ اور زیارت کے بیانات کو اب کتابی شکل میں مرتب کیا گیا ہے، راقم الحروف کو ان کے من وعن بغور مطالعہ کی سعادت نصیب ہوئی ، بہت مفید پایا، بعض مواقع پر ''رأي العليل عليل '' کے مصداق چند گذارشات بھی پیش کیں، انہیں شرف قبولیت بھی عطا ہوا۔

کئی مرتبہ میں نے موصوف سے ان کی طباعت کا تقاضہ کیا، الحمد للہ اب یہ قیمتی کتاب زیورطبع سے آراستہ ہوکر اُمّت کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہے، اللہ تعالیٰ موصوف کے اور مواعظ کی طرح اسے بھی شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اللہ کرے یہ حجاج وزائرین کے لئے بہترین رہنما ثابت ہو۔''

زیارتِ مدینہ منوّرہ

روضۂ اطہر پر حاضری کی فضیلت

اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے:

مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ[1]

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

یہ اور اس جیسی دوسری حدیثوں کی بنا پر حضرت ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اکابر علماءِ محققین نے لکھا ہے کہ اُمّت کے علماء کا اجماع ہے کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے روضۂ اطہر کی زیارت ایک اہم ترین عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کے وسائل میں سے ایک بڑا اہم وسیلہ ہے۔

ایک مسلمان کے لئے یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ اسے رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے روضۂ اطہر پر حاضری کی سعادت ملے اور رسولِ اکرم

---

[1] شعب الإيمان، كتاب المناسك، باب إتيان المدينة وزيارة قبر النبي، ح(۳۸۶۲)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کرنے کا شرف حاصل ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهُ[1]

جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں خود اس کو سنتا ہوں۔

حج یا عمرے کے صحیح ہونے کے لئے نہ مسجدِ نبوی میں حاضری ضروری ہے نہ روضۂ اطہر کی زیارت، مگر چونکہ یہ ایک بہت اعلیٰ درجے کی عبادت ہے اور اللہ جلّ جلالُہ کے قرب کو حاصل کرنے کا بہت بڑا وسیلہ ہے اس لئے عمرہ یا حج کرنے والا ہر مسلمان مدینہ منوّرہ حاضر ہوکر مسجدِ نبوی اور روضۂ اطہر کی زیارت سے ضرور مشرّف ہوتا ہے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُس محبت کا تقاضا ہے جو ہر مؤمن کے دل میں ہوتی ہے۔

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] شعب الإيمان، باب تعظيم النبي، ح(۱۴۸۱)

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی،
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحاء کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کہ کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ ہی ہیں مقصود ہمارے
دل کے اجالے آنکھ کے تارے
آپ پہ میری جان ہے قرباں
آپ ہیں مجھ کو جاں سے پیارے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نبی کی عزّت وحرمت پہ مرنا عینِ ایماں ہے
سرِ مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عینِ ایماں ہے
ڈراتا ہے ہمیں دار ورسن سے کیوں ارے ناداں
نبی کے عشق میں سولی پہ چڑھنا عینِ ایماں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جان کا تو ذکر کیا ہے عزیزانِ محترم
دونوں جہاں حضور پہ قربان کیجئے
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ایک مؤمن رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کے بغیر کمالِ ایمان کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا، بلکہ سچی محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تعلّق رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہو؛ مکّہ مکرّمہ سے محبت ہو اس لئے کہ وہ آپ کی جائے ولادت ہے اور مدینہ منوّرہ سے محبت ہو اس لئے کہ وہ آپ کی جائے ہجرت اور آپ کی آخری آرام گاہ ہے، پھر مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ کی ان تمام چیزوں سے بھی محبت ہو جن کا محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کسی بھی درجے میں تعلّق ہو۔

اَمُرُّ عَلَى الدِّيَارِ دِيَارِ لَيْلٰى
اُقَبِّلُ ذَا الْجِدَارَ وَذَا الْجِدَارَا
وَمَا حُبُّ الدِّيَارِ شَغَفْنَ قَلْبِيْ
وَلٰكِنْ حُبُّ مَنْ سَكَنَ الدِّيَارَا

میں لیلیٰ کی گلی کوچے سے گزرتا ہوں تو کبھی اِس دیوار کو چومتا ہوں تو کبھی اُس دیوار کو، در و دیوار

کی محبت نے میرے دل کو فریفتہ نہیں کیا ہے،
بلکہ در و دیوار میں رہنے والی کی محبت نے
میرے دل کو فریفتہ کر رکھا ہے۔

زیارت کب کی جائے؟

حج:

زیارت حج سے پہلے بھی ہوسکتی ہے اور حج کے بعد بھی، البتہ مندرجہ ذیل ترتیب بہتر ہے:

۱) اگر حج فرض ہے تو حج کے بعد کی جائے۔

۲) اگر حج نفل ہے تو اختیار ہے، چاہے حج سے پہلے کریں یا حج کے بعد۔

۳) اگر مکّہ مکرّمہ جاتے ہوئے مدینہ منوّرہ راستے میں پڑتا ہے تو حج چاہے فرض ہو یا نفل، دونوں صورتوں میں زیارت کرکے ہی مکّہ مکرّمہ جانا چاہئے۔

عمرہ:

اگر صرف عمرے کا سفر ہے تو زیارت کے سلسلے میں اختیار ہے، چاہے عمرے سے پہلے کرلیں یا بعد میں۔

زیارت کی نیت

حضراتِ ائمّہ اربعہ؛ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کا اس بات پر اتّفاق ہے کہ مدینہ منوّرہ کے سفر میں روضۂ اطہر کی زیارت کرنا مستحب ہے، اس لئے مدینہ منوّرہ جانے والے مسجدِ نبوی اور روضۂ اطہر دونوں کی زیارت کی نیت کریں۔

ہمارے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکّی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ یہ عجیب بات ہے کہ مسجدِ نبوی کی تو نیت کی جائے اور جس ذات کی بدولت مسجدِ نبوی کو فضیلت حاصل ہوئی اس کی نیت نہ کی جائے۔

مدینہ منوّرہ کی جانب

(۱) یہ مبارک سفر محبت اور شوق کے ساتھ ہونا چاہئے۔

(۲) چونکہ عشق و محبت کا سفر ہے اس لئے تمام آداب و مستحبات کا بھی خیال رکھا جائے۔

(۳) سفر کے دوران درود شریف کی خوب کثرت رہے، درود شریف کا جو صیغہ پسند آئے اس کا ورد رکھیں، درودِ ابرہیمی جو نماز میں پڑھا جاتا ہے سب سے افضل ہے، لیکن درود شریف کے اور بھی مختصر

صیغے ہیں جیسے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وغیرہ، بہتر یہ ہوگا کہ آپ درود شریف کی ایک مقدار متعین کرلیں کہ مدینہ منوّرہ پہنچنے تک مجھے کم از کم اتنی مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے اور پھر محبت کے ساتھ اس میں مشغول رہیں۔

(۴) سفر کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سنتوں کو سیکھنے کا اور ان پر عمل کرنے کا بھی اہتمام ہو، کوشش کریں کہ سفر کے دوران کوئی بھی سنّت چھوٹنے نہ پائے۔

(۵) راستے میں سیرت کی کسی کتاب کا مطالعہ بھی کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے شوقِ زیارت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں مزید اضافہ ہوگا، مدینہ منوّرہ کے قیام کے دوران بھی سیرتِ پاک کا مطالعہ کرتے رہیں، اسی طرح فضائلِ حج میں زیارتِ مدینہ منوّرہ کا جو حصّہ ہے اس کا بھی غور سے مطالعہ کریں، اس سے عشق ومحبت میں اضافہ بھی ہوگا اور آداب کی لائن سے بھی بڑی رہنمائی ملے گی۔

مدینہ منوّرہ، مسجدِ نبوی اور روضۂ اطہر کی زیارت کے شوق کو لئے ہوئے، سیرتِ پاک کا مطالعہ اور درود شریف کا ورد کرتے ہوئے اور سنتوں پر عمل کرتے ہوئے اس مبارک سفر کو طے کریں۔

مدینہ منوّرہ جانے والوں سے ایک اہم گزارش

مدینہ منوّرہ پہنچ کر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ عالی میں حاضری دینی ہے، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے کھڑے ہوکر سلام پیش کرنا ہے، یہ کسی صورت میں مناسب نہیں ہوگا کہ ہم سلام کے لئے اس حالت میں حاضر ہوں کہ ہمارے چہرے پر ڈاڑھی نہ ہو اس لئے کہ ڈاڑھی کو منڈوانا یا ایک مشت سے کم کرنا گناہ کا کام ہے، اس لئے سفر میں جانے سے پہلے تمام گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے اس گناہ سے بھی توبہ کرلینی چاہئے اور پوری ڈاڑھی رکھنے کا عزم کر لینا چاہئے۔

مدنیہ منوّرہ میں داخلہ

(۱) جب مدینہ منوّرہ نظر آئے تو شوق میں اضافہ ہو اور زبان پر درود شریف کی کثرت ہو۔

(۲) جب اس مبارک شہر میں داخلہ قریب ہو تو درود شریف کی کثرت کے ساتھ یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ نَبِیِّكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَأَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ

اے اللہ! یہ تیرے نبی کا حرم ہے، آپ میرے لئے اس کو آگ سے بچاؤ کا سامان اور عذاب اور بُرے حساب سے امن کا ذریعہ بنائیں۔

(۳) مدینہ منوّرہ میں تواضع وانکساری، خشوع وخضوع اور ادب کے ساتھ داخل ہوں، یہ تصوّر رہے کہ یہ زمین کا وہ مبارک حصّہ ہے جس پر جگہ جگہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قدم مبارک پڑے ہیں۔

(۴) جب سبز گنبد نظر آئے تو دل میں تڑپ اور شوق خوب بڑھ جانا چاہئے، محبت و عظمت کے ساتھ درود شریف کی کثرت ہو، یہ استحضار بھی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے بڑا کرم فرمایا کہ وہاں پہنچا دیا جہاں محبوبِ الٰہی، امام الانبیاء، سیّد المرسلین، خاتم النبیّین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آرام فرما رہے ہیں۔

اے رسولِ امیں، خاتم المرسلیں
تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں
تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

خدا سے تو کم اور سب سے اعلیٰ
دو عالم سے بالا ہمارے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قاسم العلوم و الخیرات، حجّۃ الاسلام، حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ منوّرہ پہنچے، اور مدینہ کی درودیوار نظر آنے لگے تو آپ اونٹنی پر سے اتر گئے اور جوتے نکال کر چلنے لگے اور اسی طرح ننگے پاؤں مدینہ منوّرہ تک چلتے رہے یہاں تک کہ پاؤں لہولہان ہو گئے۔

یہ اشعار آپ ہی کے ہیں:

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مرغ و مار

مدینہ منوّرہ میں

افضل یہی ہے کہ مدینہ منوّرہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے مسجدِ نبوی میں حاضری ہو، اگر تھکاوٹ ہو تو پہلے آرام کرلیں۔

فائدہ: مرد حضرات اس بات کا خیال رکھیں کہ مسجدِ نبوی میں جماعت کے ساتھ کوئی نماز فوت نہ ہو۔

(۱) رہائش کے انتظام سے فارغ ہو کر روضۂ اطہر پر حاضری کی تیاری کریں۔

(۲) غسل کرکے صاف ستھرا مسنون لباس پہن کر خوشبو لگائیں۔

مسجدِ نبوی میں

(۱) ادب واحترام اور سکون ووقار کے ساتھ مسجدِ نبوی کی طرف چلیں اور راستے میں خیرات بھی کریں۔

(۲) بہتر یہ ہے کہ بابِ جبریل سے داخل ہوں، اور اگر وہاں سے نہیں تو باب السلام سے، ورنہ جس دروازے سے آسانی کے ساتھ داخل ہوسکیں داخل ہوجائیں۔

فائدہ: حج، رمضان وغیرہ ہجوم کے زمانے میں انتظام کی خاطر بہت ساری حد بندیاں ہوتی ہیں، لہٰذا جہاں سے آسانی کے ساتھ داخل ہوسکیں داخل ہوجائیں۔

(٣) مسجد میں سنّت طریقے کے مطابق داخل ہوں، دایاں پاؤں پہلے رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ[1]

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں، اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہو، اے اللہ! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرمادے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(٤) ساتھ ساتھ اعتکاف کی نیت بھی کرلیں کہ اے اللہ! میں

---

[1] عمل اليوم والليلة، باب ما يقول إذا دخل المسجد، ح(٨٧)، سنن ابن ماجه، أبواب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، ح(٧٣٦)، مصنّف عبد الرزّاق، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا دخل المسجد، ح(١٦٧٨)

جب تک مسجد میں ہوں اس وقت تک کے لئے اعتکاف کی نیت کرتا ہوں۔

فائدہ: جب بھی مسجدِ حرام یا مسجدِ نبوی میں، بلکہ دنیا کی کسی بھی مسجد میں داخل ہوں تو نفل اعتکاف کی نیت کر لینی چاہئے، یہ مستحب اور باعثِ اجر و ثواب ہے۔

(۵) داخل ہونے کے بعد سیدھے اس جگہ تک چلے جائیں جو رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّة (جنّت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری) کہلاتی ہے، یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے منبر اور قبر مبارک کے درمیان والی جگہ ہے اور مسجدِ نبوی کا سب سے اہم حصّہ ہے، اس حصّے کے ستونوں پر سفید سنگِ مَرمَر (white marble) لگے ہوئے ہیں، حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ[1]

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان والی جگہ جنّت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

فائدہ: پہلی مرتبہ مسجد میں داخلے کے موقع پر اگر کسی وجہ سے

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الصلوة، باب فضل ما بين القبر والمنبر، ح(۱۲۰۲)

ریاض الجنّۃ تک نہ پہنچ سکیں تو کوئی مضائقہ نہیں، مسجد میں جہاں جگہ مل جائے وہیں مندرجہ ذیل کام کرلیں، اور پھر کسی اور موقع پر ریاض الجنّۃ میں بھی چلے جائیں، بلکہ جتنی مرتبہ موقع ملے وہاں جا کر دل لگا کر عبادت کریں۔

(٦) اگر مکروہ وقت نہ ہو اور جماعت کھڑی نہ ہو رہی ہو تو دو رکعات تحیۃ المسجد ادا کریں۔

(٧) اب شکر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد شکر کا ایک سجدہ بجالا کر دعا میں مشغول ہو جائیں، حمد وثنا، درود شریف اور استغفار کے بعد اپنے عمرے/حج اور ہونے والی حاضری کی قبولیت کے لئے دعا کریں، اپنی دنیوی اخروی تمام ضرورتوں کو مانگیں، اپنے سب متعلّقین، بلکہ پوری اُمّت کے لئے دعا کریں، یہ بھی عرض کریں کہ اے اللہ! آپ جنّتیوں کو جنّت سے کبھی نہیں نکالیں گے، میری آپ سے التجاء ہے کہ جب آپ نے مجھے جنّت کے ٹکڑے میں پہنچا ہی دیا ہے تو میرے لئے جنّت کا دائمی فیصلہ فرما دیجئے، اے اللہ! میں التجاء کرتا ہوں کہ میری زندگی جنّتیوں والی بنا دیجئے، اے اللہ! آپ نے محض اپنے فضل وکرم سے مجھے مدینہ منوّرہ پہنچا دیا ہے، آپ سے

درخواست ہے کہ جب میرا آخری وقت آئے اُس وقت بھی مجھے اس مبارک شہر میں پہنچا دیجئے!

یہیں زندگی گزاروں، یہاں موت مجھ کو آئے
یہاں مرکے خاک ہونا، یہی اصل میں ہے جینا
یہ تیرا کرم ہے مولا

اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر بھی ادا کریں کہ اس نے محض اپنے لطف وکرم سے بغیر استحقاق کے یہ سعادت عطا فرمائی۔

بارگاہِ سیّدِ کونین میں آکر نفیس
سوچتا ہوں کیسے آیا؟ میں تو اس قابل نہ تھا

تیرے فضل ہی سے پہنچا، یہ تیرا کرم ہے مولا
کہاں میں کہاں مدینہ، یہ تیرا کرم ہے مولا

مسئلہ: مسجد کی کسی بھی چیز کا طواف نہ کریں، اسی طرح روضۂ اطہر کے سامنے رکوع کی طرح نہ جھکیں، اسی طرح روضۂ اطہر کی طرف رُخ کر کے اس نیت سے نماز نہ پڑھیں کہ قبر مبارک وہاں ہے اس لئے میں اس کی سمت میں نماز پڑھ رہا ہوں۔

روضۂ اطہر کی جانب

اہم فائدہ: صلوٰۃ وسلام کے سلسلے میں جتنی باتیں بتلائی جائیں گی وہ ساری آداب اور مستحب کے قبیل سے ہیں، ان میں سے کوئی چیز فرض یا واجب نہیں ہے اس لئے ان کاموں کو کرنے کے لئے کسی کو ایذاء نہ پہنچائیں، کسی کو ایذاء پہنچانا حرام ہے اور کسی مستحب کام کے لئے حرام کا ارتکاب جائز نہیں ہے۔

(۱) اب آپ صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے پورے شوق کے ساتھ روضۂ اطہر کی جانب چلیں، مسجد کی دائیں جانب بالکل آگے جو سب سے پہلا دروازہ ہے اس کا نام باب السلام ہے، اس سے مسنون طریقے سے داخل ہوکر آپ سیدھے چلتے رہیں، (چلتے ہوئے قبلہ آپ کی دائیں جانب ہوگا)۔

(۲) اپنی نالائقی اور نا اہلیت کا استحضار ہو اور زبان پر درود شریف کی کثرت ہو۔

فائدہ: بعض لوگوں پر اپنی باطنی گندگی اور نالائقی کے استحضار کا ایسا غلبہ ہوتا ہے کہ وہ روضۂ اطہر پر جاکر سلام پڑھنے سے کتراتے ہیں، وہ مغموم اور مایوس ہوکر مسجد میں کسی جگہ بیٹھے رہتے ہیں، اگر کسی پر

ایسی حالت طاری ہوتو وہ خود کو سمجھائے کہ ایک بچّہ گندگی میں لت پت ہونے اور ماں سے ڈرنے کے باوجود روتا ہوا اسی کی گود میں جاتا ہے اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ مجھے اس گندگی سے وہی صاف کرے گی، ہم بھی گناہوں کی آلودگیوں میں لت پت ہیں اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم رحمۃٌ للعالمین اور ماں سے زیادہ شفیق ہیں، ہم جا کر ان کی خدمت میں سلام پیش کریں گے تو ان کی برکت سے اور سفارش سے اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں سے پاک کردیں گے۔

دیکھ کر اخلاق کو اور آپ کے الطاف کو
غیر بھی کہتے ہیں تم ہو رحمۃٌ للعالمیں

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾

اور جب ان لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اگر یہ اس وقت تمہارے پاس آکر اللہ سے مغفرت مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے تو یہ اللہ کو بہت معاف کرنے والا، بہت مہربان پاتے۔

(۳) چلتے چلتے جب آپ روضۂ اطہر کے قریب پہنچیں گے تو

آپ کو روضۂ اطہر پر تین جالیاں نظر آئیں گی؛ پہلے ایک جالی پھر ستون، اس کے بعد دوسری جالی پھر ستون، اور اس کے بعد تیسری جالی۔

فائدہ: پہلی اور تیسری جالیوں میں قبریں نہیں ہیں، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ تینوں حضرات بیچ والی جالی میں آرام فرمارہے ہیں۔

فائدہ: بیچ والی جالی میں تین سوراخ ہیں، ان تین سوراخوں میں سے جو بڑا سوراخ ہے، وہاں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرمارہے ہیں، اس جگہ سے آپ ایک قدم (تقریباً آدھا میٹر) دائیں طرف ہٹیں گے تو وہاں صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ آرام فرمارہے ہیں اور مزید ایک قدم دائیں طرف ہٹیں گے تو وہاں حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ آرام فرمارہے ہیں۔

صلوٰۃ وسلام

(۱) بیچ والی جالی پر پہنچ کر سب سے بڑے سوراخ کے سامنے کھڑے ہوجائیں۔

فائدہ: اگر اس طریقے سے بالکل سامنے کھڑے رہ کر صلوٰۃ و سلام پیش کرسکیں تو بہتر ہے، لیکن اگر کسی وجہ سے ایسا کرنا ممکن نہ ہو

تب بھی کوئی حرج نہیں ہے اس لئے کہ صلوٰۃ وسلام پڑھتے وقت عین چہرے کے سامنے ہونا ضروری نہیں ہے۔

(۲) کمالِ ادب اور تواضع کے ساتھ باوقار کھڑے رہیں اس لئے کہ یہ بزرگ ترین جگہ ہے، نگاہیں نیچی رہیں اور کوئی کام خلافِ ادب نہ ہو۔

فائدہ: جالیوں کے اندر جھانکنا بے ادبی ہے۔

فائدہ: آج کل روضۂ اطہر کے سامنے بھی تصویر سازی (photography) کا رواج بہت عام ہو گیا ہے، اس سے مکمّل اجتناب کریں، بڑی محرومی کی بات ہے کہ سیّد المرسلین، سرورِ کائنات، ہمارے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ادب اور عظمت کے ساتھ سلام پیش کرنے کے بجائے اپنی ساری توجّہ تصویر لینے کی طرف مرکوز رہتی ہے، یہ سخت بے ادبی ہے۔

(۳) اِدھر اُدھر توجّہ نہ کریں، ذہن میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا استحضار رہے، دل ودماغ میں یہ تصوّر رہے کہ میں ایک ادنیٰ اُمّتی اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے حاضر ہونے جارہا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی کائنات میں سب سے ارفع واعلیٰ ہیں، اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں

اور قبلے کی طرف چہرہ کیئے آرام فرمارہے ہیں، اُمّتی جب آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہِ عالی میں صلوٰۃ وسلام پیش کرتا ہے تو آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس کو سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔

فائدہ: آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حلیۂ مبارکہ کا استحضار بھی رہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم انسانوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے، آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا چہرۂ انور گولائی لئے ہوئے چودھویں رات کے چاند کی طرح خوبصورت چمک دار تھا، پیشانی مبارک کشادہ اور ذرا اونچی تھی، دانت مبارک اولے کے دانے کی طرح صاف شفاف اور چمکدار تھے، سامنے والے دانت کشادہ تھے جن میں کسی قدر فاصلہ تھا، جب آپ گفتگو فرماتے تھے تو دانتوں کے درمیان سے نور ظاہر ہوتا تھا، مبارک آنکھیں بڑی تھیں جن کا سیاہ حصّہ خوب سیاہ تھا اور سفید حصّہ خوب سفید اور سفید حصّے میں سرخ ڈورے تھے، پیدائشی سرمگیں تھیں، سر مبارک بڑا تھا، دہن مبارک کشادہ اور ہونٹ مبارک باریک تھے، رخسار مبارک نرم، گورے اور بال سے خالی تھے، ناک مبارک باریک اور بلندی مائل تھی، پلکوں کے بال گھنے اور لمبے تھے لیکن باریک، بھویں مبارک قوس نما، باریک اور گنجان تھے، ان کے درمیان بہت معمولی فاصلہ تھا، ڈاڑھی مبارک لمبی، گھنی اور

خوب سیاہ تھی اور سینے مبارک تک پھیلی ہوئی تھی، بال مبارک سیاہ اور ہلکی سی پیچیدگی لئے ہوئے تھے جو کان کی لو تک رہتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاف گندمی رنگ کے تھے، جس میں سرخی سفیدی ملی ہوئی تھی۔

وَأَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ
وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) میری آنکھوں نے آپ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا، اور کسی ماں نے آپ سے زیادہ خوبصورت بچّہ نہیں جنا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق پیدا کیا ہے۔

(۴) انتہائی ذوق وشوق اور غایتِ سکون ووقار کے ساتھ آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر محبت اور عظمت کے ساتھ درمیانی آواز سے عرض کریں:

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْن
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْن
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْمُتَّقِيْن
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

اے اللہ کے رسول! آپ پر درود وسلام ہو۔
اے اللہ کے نبی! آپ پر درود وسلام ہو۔
اے اللہ کے حبیب! آپ پر درود وسلام ہو۔
اے خاتم النبیین! آپ پر درود وسلام ہو۔
اے سیّد المرسلین! آپ پر درود وسلام ہو۔
اے امام المتّقین! آپ پر درود وسلام ہو۔
اے اللہ کے نبی! سلام ہو آپ پر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

فائدہ: غیر عربی داں مذکورہ جملوں میں سے ایک جملہ یا چند جملے اچھی طرح یاد کر کے ان کے معنی کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں اور جب تک ممکن ہو اور دل لگا رہے، پوری توجّہ کے ساتھ انہیں اس یقین کے ساتھ دہراتے رہیں کہ میرا صلوٰۃ وسلام سنا جا رہا ہے اور مجھے اس کا جواب دیا جا رہا ہے۔

فائدہ: صلوٰۃ وسلام کے الفاظ میں جس قدر چاہیں اضافہ کر سکتے ہیں، مگر سلف کا معمول اختصار کا تھا۔

(۵) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے لئے شفاعت کی درخواست کریں، عاجزی کے ساتھ کہیں کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، اللہ تعالیٰ سے توبہ کر کے اپنی مغفرت طلب کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں آپ کو سفارشی بناتا ہوں، آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میرے لئے استغفار کیجئے اور قیامت کے دن میری شفاعت کیجئے۔

مسئلہ: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا کسی بھی نبی یا ولی سے دعا نہیں کی جا سکتی، دعا صرف اللہ تعالیٰ سے کی جا سکتی ہے اس لئے کہ دینے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

(۶) اس کے بعد جن جن لوگوں نے سلام پیش کرنے کے لئے کہا ہے ان کی طرف سے سلام پیش کریں، جتنے لوگوں کے نام یاد ہوں ان کی طرف سے نام لے کر سلام پیش کریں اور اخیر میں یہ کہیں کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان تمام لوگوں کی طرف سے آپ کو سلام جنہوں نے مجھے آپ پر سلام پیش کرنے کے لئے کہا ہے، وہ سب آپ کی شفاعت کے طلب گار اور امیدوار ہیں۔

آپ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ اس ناچیز بندے، اس کے تمام متعلّقین اور اس کتاب کی تیاری میں معاون رفقاء کی طرف سے بھی بصد آداب سلام پیش فرمائیں، آپ کا بڑا احسان ہوگا۔

(۷) اب ایک قدم (تقریباً آدھا میٹر) دائیں طرف ہٹ کر ادب کے ساتھ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْراً

سلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ! اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اور اُمّتِ محمّدیہ کی طرف سے آپ

کو بہترین بدلہ عطا فرمائیں۔

اس کے بعد دوسروں کی طرف سے سلام پہنچائیں۔

(۸) پھر ایک قدم (تقریباً آدھا میٹر) دائیں طرف ہٹ کر ادب کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کریں:

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، جزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْراً

سلام ہو آپ پر اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اور اُمّتِ محمّدیّہ کی طرف سے آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائیں۔

اس کے بعد دوسروں کی طرف سے سلام پہنچائیں۔

(۹) اب کوئی مناسب جگہ ڈھونڈھ کر قبلہ رُو ہو کر دل لگا کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے وسیلے سے اپنی دنیوی اخروی تمام حاجتوں کے لئے دعا کریں، آپ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہیں اور آپ ایک بہت ہی مبارک عمل سے فارغ ہوئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت پسندیدہ ہے، پوری توجّہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خوب حمد وثنا کریں، اس نعمت پر شکر ادا کریں، پھر خوب محبت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف

پڑھیں اور پھر دل لگا کر اپنے لئے، اپنے ماں باپ، مشائخ، اساتذہ، اہل وعیال اور متعلّقین کے لئے دعا کریں، اس بندۂ ناچیز اور اس کے متعلقین اور پوری اُمّت کے لئے بھی دعا کریں، اپنی حاضری کی قبولیّت اور بار بار قبولیت والی حاضری کے لئے بھی دعا کریں۔

اب آپ صلوٰۃ وسلام سے فارغ ہو گئے۔

فائدہ: حکومتی انتظام کی وجہ سے آج کل روضۂ اطہر کے پاس بہت مختصر وقت کے لئے موقع ملتا ہے اس لئے اگر اطمینان کے ساتھ مذکورہ طریقے پر عمل نہ ہو سکے تو چلتے چلتے تینوں حضرات کو ادب کے ساتھ اس طرح مختصر سلام پیش کریں:

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہ

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن

باقی کاموں کو مسجد میں کسی بھی جگہ قبلہ رُخ ہو کر انجام دیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ: اگر کسی وقت روضۂ اطہر پر حاضری کا موقع نہ ملے تو مسجدِ نبوی میں کسی جگہ سے بھی سلام پیش کیا جا سکتا ہے اگر چہ اس کی

فضیلت کم ہوگی۔

صلوٰۃ وسلام کے بعد

دعا کے بعد ریاض الجنّہ میں جائیں اور اسطوانۂ ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے پاس دو رکعات نفل پڑھ کر دعا کریں، پھر جب تک ہو سکے ریاض الجنّہ میں نماز ، درود شریف، دعا اور عبادت میں مشغول رہیں، اگر ہو سکے تو باقی فضیلت والے ستونوں کے پاس بھی دو دو رکعات نفل نماز پڑھ کر دعا کریں۔

فائدہ: اگر مذکورہ کام سلام کے فوراً بعد نہ ہوسکیں تو بعد میں جب موقع ملے اس وقت کرلیں۔

صلوٰۃ وسلام کے سلسلے میں عورتوں کے لئے خصوصی ہدایات

فائدہ: عورتوں کے لئے بھی صلوٰۃ وسلام کا طریقہ وہی ہے جو مردوں کے لئے مذکور ہوا۔

فائدہ: عورتیں مسجد میں ان دروازوں سے داخل ہوں جو ان کے لئے مخصوص ہیں، سلام کے لئے بھی ان کے لئے مخصوص اوقات مقرّر ہیں، وہ انہی اوقات میں سلام کے لئے جاسکیں گی۔

اہم فائدہ: عورتیں اپنے سلام پیش کرنے کے اوقات میں روضۂ اطہر کے قریب پہنچنے کی کوشش میں جذبات سے مغلوب ہوکر چلّاتی ہوئی روضۂ اطہر کی طرف دوڑ لگاتی ہیں، یہ بڑی بے ادبی ہے، اس سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ناراض ہوتے ہیں، میں اپنی ماؤں اور بہنوں کی خدمت میں التجاء کرتا ہوں کہ وہ وقار، ادب اور احترام کے ساتھ اپنی عام رفتار سے چلتی ہوئی جائیں اور جہاں جگہ ملے وہیں نوافل، ذکر، درود شریف، عبادت اور دعا میں مشغول ہوجائیں اور وہیں سے سلام پیش کریں، پھر جیسے جیسے جگہ ملتی جائے بغیر کسی کو تکلیف پہنچائے آگے بڑھتی چلی جائیں، اگر مائیں اور بہنیں مسجدِ نبوی کا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا احترام کریں گی تو دور رہ کر بھی انہیں وہ کچھ ملے گا جو بے ادبی کے ساتھ قریب پہنچنے والیوں کو نہیں ملے گا۔

فائدہ: عورت ماہواری کے ایام میں مسجد میں نہیں جاسکتی، اسے اس سلسلے میں پریشان نہیں ہونا چاہئے، وہ ان دنوں میں اپنی قیام گاہ پر کثرت سے درود شریف پڑھتی رہے، اللہ تعالیٰ دلوں کی حالت کو جانتے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق اجر وثواب اور برکات عطا کریں گے، اگر مسجد کے باہر کسی جگہ سے سلام عرض کرنا چاہے اور موقع ملے تو کرسکتی ہے۔

مدینہ منوّرہ میں قیام

۱) پوری مدّتِ قیام میں مدینہ منوّرہ کی عظمت اور بزرگی کا ہر وقت استحضار رہے، تصوّر میں یہ بات رہے کہ اللہ جلّ شانُہٗ نے اس پاک شہر کو اپنے محبوب نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ہجرت اور قیام کے لئے پسند فرمایا اور اسے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وطن بنایا۔

۲) مدینہ منوّرہ کے قیام کے دوران ہر وقت یہ خیال رہے کہ اس مبارک شہر میں میرا قیام کم ہوتا جا رہا ہے، یہ خیال بھی دامن گیر رہے کہ شاید یہ میری آخری حاضری ہو اس لئے کہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں، ساتھ ساتھ امید بھی رہے اور دعا بھی کہ اللہ تعالیٰ بار بار حاضری نصیب فرمائیں، اگر امید کے ساتھ خوف بھی رہے گا تو قیام کی قدر ہوگی۔

۳) سب سے اہم بات یہ ہے کہ مدینہ منوّرہ میں کسی قسم کا گناہ نہ ہو، نہ چھوٹا نہ بڑا، نہ اللہ تعالیٰ کے حق سے تعلق رکھنے والا نہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق سے تعلق رکھنے والا۔

۴) یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ ہمارا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو، ہر اس کام سے دور رہیں جس کا نہ دنیا میں فائدہ ہو نہ آخرت میں، بغیر ضرورت ملنے ملانے سے بھی خوب احتیاط کریں، اس میں وقت بھی

ضائع ہوتا ہے اور گناہ بھی ہو جاتے ہیں۔

۵) پنج وقتہ نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ مسجدِ نبوی میں پڑھیں، مسجدِ نبوی کی ایک نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے اور جماعت کے ساتھ پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) کے برابر، یہ مردوں کے لئے ہے، عورتوں کو اپنی قیام گاہ پر نماز پڑھنے پر اتنا ہی ثواب ملے گا۔

۶) اگلی صفوں میں نماز پڑھنے کی کوشش کریں، اگرچہ ثواب ساری مسجد میں یکساں ہے۔

۷) اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اعتکاف کی نیت سے مسجدِ نبوی میں عبادت میں گزاریں۔

۸) ریاض الجنّہ میں کچھ وقت عبادت کرنے کی کوشش کریں اور اگر ہو سکے تو ریاض الجنّہ اس کے خاص ستونوں کے پاس دو دو رکعتیں پڑھیں۔

۹) مسجدِ نبوی میں کم از کم ایک قرآن ختم کرنے کی کوشش کریں، یہ مستحب ہے۔

۱۰) شوق کے ساتھ جب جب بھی ہو سکے روضۂ اطہر پر جا کر سلام پیش کریں۔

۱۱) جب بھی روضۂ اطہر کے پاس سے گزر ہو تو مختصر سلام کر کے آگے بڑھیں، چاہے آپ مسجد کے اندر ہوں یا باہر۔

۱۲) روضۂ اطہر اور گنبدِ خضراء کی طرف محبت سے دیکھنا بھی ثواب ہے۔

۱۳) چہل درود و سلام کا مجموعہ ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کریں اور ۱۰۰ درود و سلام کا مجموعہ دن میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور پڑھیں، بندے کا مجموعہ "تحفۂ درود و سلام" بھی پڑھ سکیں تو آپ کا احسان ہوگا۔

۱۴) روزانہ کم از کم دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھیں، ایک مختصر اور بہت پیارا درود یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى

۱۵) اپنے آپ کو ہر وقت درود شریف، ذکر، تلاوت، تسبیح، نماز، صدقہ، خیرات، توبہ، استغفار وغیرہ خیر کے کاموں میں اور عبادت میں مشغول رکھیں۔

۱۶) محبت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کا جتنا زیادہ اہتمام ہو سکے کریں۔

۱۷) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خوب التجا کریں کہ اے اللہ! آپ ہمیں ویسا بنادیجئے جیسا آپ ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں، ہم نکمّے ہیں، جس طرح زندگی گزارنی چاہیئے ہم نہیں گزارتے، لیکن آپ کی عطا لامحدود ہے، وہ علمی اور روحانی فوائد جو انبیاءِ کرام علیہم السلام، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاءِ عظام رحمۃ اللہ علیہم کو اس سفر کی برکت سے حاصل ہوئے ہیں، آپ ہمیں بھی عطا کردیجئے۔ تمام گناہوں سے توبہ کرکے آئندہ زندگی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق اتباعِ سنت کے ساتھ گزارنے کا پختہ عزم کریں اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ اس پر استقامت کی دعا کریں۔

۱۸) مسجدِ نبوی میں اور بالخصوص روضۂ اطہر کے پاس تصویر کھینچنے سے مکمّل پرہیز کریں، افسوس ہے کہ ایسی مقدّس جگہ میں بھی ایک مسلمان اتنا غافل ہوجاتا ہے کہ اپنی ساری توجّہ فون اور تصویر کی طرف مرکوز کرکے بے ادبی کا مرتکب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرمائیں۔ (آمین)

۱۹) مسجد میں اِدھر اُدھر کی باتوں سے اور موبائل فون استعمال کرنے سے مکمّل پرہیز کریں، شور وشغب سے بھی خوب بچیں، اپنے آپ کو درود شریف، تلاوت، ذکر اللہ وغیرہ عبادتوں میں مشغول رکھیں۔

۲۰)مسجدِ نبوی میں متواتر چالیس نمازیں پڑھنے کی کوشش کریں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے:

مَنْ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِيْ أَرْبَعِيْنَ صَلَاةً، لَا يَفُوْتُهُ صَلَاةٌ، كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَنَجَاةٌ مِنَ الْعَذَابِ، وَبَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ[1]

جو شخص میری مسجد میں لگاتار چالیس نمازیں پڑھتا ہے اس کے لئے جہنّم سے براءت اور عذاب سے نجات لکھی جائے گی اور نفاق سے وہ بَری ہوگا۔

فائدہ: ان شاء اللہ عورتوں کو مدینہ منوّرہ کے قیام کے دوران اپنی نمازیں اپنی قیام گاہ پر پڑھ لینے سے یہ فضیلت حاصل ہو جائے گی اس لئے کہ ان کے لئے گھر میں نماز افضل ہے۔

اسی طرح ماہواری ایک قدرتی عذر ہے، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی عورتوں کو بھی اس فضیلت سے محروم نہیں رکھیں گے، ایسی عورتیں نماز کے وقت وضوء کر کے مصلّے پر بیٹھ کر کچھ دیر ذکر اور درود شریف کا ورد کر لیں، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ کافی ہوگا۔

---

[1] مسند أحمد، ح(۱۲۵۸۳)

۲۱) مدینہ منوّرہ میں جب کوئی چیز خریدیں تو نیت کریں کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے شہر کے باشندوں کو فائدہ ہوگا۔

۲۲) بازار وغیرہ میں اِدھر اُدھر وقت ضائع نہ کریں، وہاں کی مادّی چیزیں دنیا میں ہر جگہ ملتی ہیں، لیکن وہاں کی روحانی نعمتیں دنیا میں کسی جگہ نہیں ملیں گی، اپنے دوستوں کے لئے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے خلوص کے ساتھ کچھ لانے کو جی چاہے تو اس کی خریداری کے لئے وقت مقرّر کر لیجئے، مشورہ یہ ہے کہ ایک شاپنگ لسٹ (shopping list) بنا لینی چاہیئے اور بازار جا کر صرف ان چیزوں کو خرید کر فارغ ہو جانا چاہیئے، اسی طرح شاپنگ اخیری چند دنوں میں کریں تا کہ اس میں زیادہ وقت خرچ نہ ہو، اگر شروع ہی سے اس کا سلسلہ شروع ہو گیا تو قیمتی اوقات اسی کی نذر ہو جائیں گے، مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ کے قیام کی مبارک گھڑیوں کو دکانوں کے چکّر میں ہرگز ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

۲۳) مدینہ منوّرہ کے رہنے والوں کے ساتھ محبت سے پیش آئیں اور حسنِ سلوک کا معاملہ کریں، اگر ان کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو درگزر کریں اس لئے کہ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پڑوسی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

مسجدِ نبوی کے متبرّک ستون

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن ستونوں کی خاص فضیلت ہے ان کی زیارت کرنی چاہیئے اور ان کے پاس خصوصیت سے نوافل، دعاوغیرہ کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

۱) الأُسْطُوَانَةُ الْمُخَلَّقَة

اس کو اسطوانۂ حنّانہ (رونے والا ستون) بھی کہا جاتا ہے، یہ سب سے زیادہ متبرّک ستون ہے اس لئے کہ یہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے مصلّے کی جگہ تھی، یہاں پر کھجور کے ایک درخت کا تنا تھا، اور منبر بننے سے پہلے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے، جب منبر بن گیا اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم خطبہ دینے کے لئے اس پر تشریف فرما ہوئے تو تنے میں سے زور سے رونے کی آواز آئی، حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس کے پاس آئے اور اپنا دستِ مبارک اس پر رکھا جس سے اس کا رونا بند ہوا۔ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ یہ اس لئے رو رہا تھا کہ اس کے قریب اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا تھا، اب منبر بن جانے کی وجہ سے یہ اس خیر

سے محروم ہوگیا۔ اگر میں اس پر ہاتھ نہ رکھتا تو قیامت تک اسی طرح روتا رہتا۔[۱]

۲) أُسْطُوَانَةُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

اس کو أُسْطُوَانَةُ الْمُهَاجِرِيْن بھی کہتے ہیں اس لئے کہ مہاجرین کی نشست اکثر اس جگہ رہتی تھی، ابتداءً حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصلّٰی اس جگہ تھا، اس کے بعد اسطوانۂ حنّانہ کی طرف منتقل ہوا، اس کو أُسْطُوَانَةُ الْقُرْعَة بھی کہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ اس مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ اگر لوگوں کو اس کا حال معلوم ہوجائے تو اس کے لئے ہجوم کی وجہ سے قرعہ ڈالنا پڑے۔ لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ وہ کون سی جگہ ہے؟ انہوں نے اس وقت بتانے سے انکار فرمایا، اس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے اصرار پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا۔[۲] اسی لئے اس کو اسطوانۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ ان کی حدیث سے اس کی تعیین ہوئی، حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ اور حضرت

---

[۱] صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام، ح(۳۵۸۰)، سنن ابن ماجه، كتاب الإقامة، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، ح(۱۳۹۸)

[۲] المعجم الأوسط، ح(۸۶۲)

عمر رضی اللہ عنہ اکثر اس کے قریب نماز پڑھا کرتے تھے۔

۳) أُسْطُوَانَةُ التَّوْبَة

اس کو اسطوانۂ ابولبابہ رضی اللہ عنہ بھی کہتے ہیں، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں، غزوۂ بنوقریظہ کے موقع پر ان سے ایک لغزش ہوگئی تھی، وہ یہ کہ جس وقت یہودِ بنوقریظہ کا محاصرہ ہورہا تھا تو انہوں نے تنگ آکر ہتھیار ڈالنے کا ارادہ کیا، ان کے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے زمانۂ جاہلیت سے اچھے تعلّقات تھے اس لئے انہوں نے ان کو بلایا تاکہ ان سے مشورہ کریں، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے گئے، عورتیں اور بچّے ان کو دیکھ کر بے تحاشہ رونے لگے، ان کے رونے کو دیکھ کر ان کا بھی دل بھر آیا اور ان کے دریافت کرنے پر حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارادہ قتل کرنے کا ہے، لیکن اس کے بعد فوراً تنبّہ ہوا کہ مجھ سے بڑی غلطی ہوگئی، مجھے یہ راز فاش نہیں کرنا چاہئے تھا، وہاں سے واپس آکر اس جگہ جو ستون تھا اس سے اپنے آپ کو باندھ دیا کہ جب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول نہیں کریں گے اس وقت تک اس جگہ سے نہیں ہٹوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو جب اطّلاع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آجاتے تو میں اللہ جلّ شانُہٗ سے ان کے لئے استغفار کرتا،

مگر وہ اپنے چھٹکارے کو مشروط کر چکے ہیں توبہ کے قبول ہونے پر اس لئے جب تک توبہ قبول نہ ہو میں انہیں نہیں کھول سکتا۔ کئی دن اسی حال میں گذر گئے کہ نماز یا بشری ضرورت کے وقت کوئی کھول دیتا اور بعد فراغت پھر باندھ دیتا، نہ کھانا نہ پینا، بھوک کی وجہ سے کانوں سے اونچا سنائی دینے لگا، کئی دن کے بعد ایک شب میں تہجّد کے وقت ان کی توبہ قبول ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس کی اطّلاع فرمائی، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے قبولِ توبہ کی بشارت دی اور ان کو کھولنا چاہا مگر انہوں نے کہا کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنے دستِ مبارک سے نہ کھولیں گے مجھے کھلنا منظور نہیں، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جب صبح کی نماز کے لئے باہر تشریف لائے تو ان کو کھولا۔[1]

۴) أُسْطُوَانَةُ السَّرِيْر

سریر کے معنی چارپائی کے ہیں، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا اعتکاف اس جگہ بتایا جاتا ہے، رات کو آرام فرمانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لئے لکڑی کی کوئی چیز اس جگہ بچھائی جاتی تھی۔[2]

---

[1] السيرة النبوية لابن هشام: ۱۸۷/۳، التوّابين لابن قدامة، ص ۱۰۴

[2] وفاء الوفاء: ۲/ ۴۴

۵) أُسْطُوَانَةُ عَلِي رضی اللہ عنہ

اس کو أُسْطُوَانَةُ الْحَرَسْ بھی کہتے ہیں، حرس حفاظتی دستے کو کہتے ہیں، بعض صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم دربانی کے طور پر اس جگہ تشریف فرما ہوتے تھے، چونکہ اکثر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف رکھتے تھے اس لئے اس کا نام اسطوانۂ علی رضی اللہ عنہ ہو گیا، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے جب مسجد میں تشریف لاتے تو اس جگہ سے گزر ہوتا تھا۔[1]

۶) أُسْطُوَانَةُ الْوُفُوْد

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جو عرب کے وفود آتے تھے وہ اکثر اسی جگہ بٹھائے جاتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ تشریف لاکر ان سے ملتے، گفتگو فرماتے اور ان کو دین سکھاتے۔[2]

۷) أُسْطُوَانَةُ التَّهَجُّد

کہا جاتا ہے کہ شب کے وقت جب سب چلے جاتے تو اکثر اس

---

[1] وفاء الوفاء: ۲/۴۵

[2] وفاء الوفاء: ۲/۴۵

جگہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے ایک بوریا بچھایا جاتا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس پر تہجّد ادا فرماتے۔[1]

۸) أُسْطُوَانَةُ جِبْرَئِيْل

حضرت جبرئیل علیہ السلام کے آنے کی یہ خاص جگہ تھی۔[2] لیکن یہ ستون اِس وقت حجرۂ شریفہ کی تعمیر کے اندر آ گیا ہے، باہر سے اس کی زیارت نہیں ہو سکتی۔

علماء نے یہ آٹھ ستون بطورِ خاص گنوائے ہیں، لیکن ظاہر بات ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے کے مسجدِ نبوی کا کون سا حصّہ ہوگا جہاں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدم مبارک نہ پڑے ہوں اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے نمازیں نہ پڑھی ہوں؟ اور ویسے تو پوری مسجدِ نبوی سراپا برکت ہے۔

فائدہ: حکومتی انتظام کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ ان ستونوں کے پاس نفل ادا کرنے کا موقع نہ ملے، اگر شوق ہوگا اور موقع نہ ملنے پر حسرت ہوگی تو ان شاء اللہ اس سے بھی کوئی کم فائدہ نہ ہوگا۔

---

[1] وفاء الوفاء: ۲/۴۶

[2] وفاء الوفاء: ۲/۴۶

مدینہ منوّرہ کے متبرّک مقامات

مسجدِ قباء

مسجدِ قباء کی حاضری مستحب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سنیچر کے دن جائیں اس لئے کہ عبد اللہ بنِ عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہر سنیچر کے دن مسجدِ قباء تشریف لے جایا کرتے تھے۔[1]

مسجد میں حاضر ہوکر نفل نماز پڑھیں، ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

اَلصَّلَاةُ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ[2]

مسجدِ قباء میں نماز پڑھنا (ثواب میں) ایک عمرے کے برابر ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَصَلَّى فِيْهِ صَلَاةً، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ[3]

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب من أتى مسجد قباء كلّ سبت، ح(۱۲۰۰)

[2] سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في الصلاة في مسجد قباء، ح(۳۲۵)

[3] سنن ابن ماجه، أبواب قيام الليل، باب ما جاء في الصلاة في مسجد قباء، ح(۱۳۹۳)

جو شخص اپنے گھر میں وضوء کر کے مسجدِ قباء آتا ہے پھر اس
میں نماز پڑھتا ہے، تو اس کے لئے ایک عمرے کے ثواب
کے برابر اجر ہے۔

مسجدِ قبلتین

ہجرت کے بعد سولہ سترہ مہینوں تک بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نمازیں ادا ہوتی رہیں، ایک دن قبیلۂ بنو سلمہ کی مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ دربارِ الٰہی سے دورانِ نماز ہی بیت اللہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز کے دوران ہی اپنا رُخ بیت اللہ کی طرف کر دیا۔[1] اس لئے اس مسجد کو مسجدِ قبلتین کہا جاتا ہے۔

مسجدِ اجابہ

اس کو مسجدِ بنی معاویہ بھی کہا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی اور اپنی اُمّت کے لئے تین دعائیں فرمائیں، پہلی یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اُمّت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کر دے، دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ اُمّت کو سیلاب سے ہلاک نہ کر دے اور تیسری یہ کہ اُمّت

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الايمان، باب الصلاة من الايمان، ح(۴۰)

آپس میں اختلاف نہ کریں، اللہ تعالیٰ نے پہلی دو دعائیں قبول فرمائیں ۔[1] بعد میں وہاں مسجد تعمیر ہوئی، دعا کی قبولیت کی وجہ سے اس مسجد کو مسجدِ اجابہ کہا جاتا ہے۔

مسجدِ فتح

غزوۂ خندق کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مقام پر فتح کے لئے مسلسل تین دن اللہ تعالیٰ سے دعا کی، دعا قبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی ۔[2] یہ قبولیت بدھ کے دن ظہر کے بعد وجود پذیر ہوئی، اسلاف کا تجربہ ہے کہ بدھ کے دن ظہر کی نماز کے بعد یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

مسجدِ مصلّٰی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبہ میں کئی مرتبہ یہاں کھڑے ہو کر نمازِ عید کی امامت فرمائی ہے، یہ وہ مسجد ہے جو لوگوں میں مسجدِ غمامہ سے مشہور ہے۔

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، ح(۲۹۹۹)

[2] مسند أحمد، ح(۱۴۵۶۳)

مسجدِ جمعہ

ہجرت کے موقع پر قباء میں کچھ ایام قیام فرمانے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ منورہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سب سے پہلی جمعہ کی نماز اس جگہ ادا فرمائی۔[1] اس کو مسجدِ وادی بھی کہتے ہیں۔

جنّت البقیع

یہ مدینہ منوّرہ کا مشہور قبرستان ہے جہاں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت بڑی تعداد آرام کر رہی ہے، مشہور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہن، بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صاحب زادے ابراہیم رضی اللہ عنہ یہیں مدفون ہیں، وہاں جا کر مسنون طریقے سے زیارت کریں، سلام کریں اور ان کے لئے ایصالِ ثواب کریں، کوشش کریں کہ روزانہ روضۂ اطہر پر سلام پڑھ کر وہاں جائیں، اگر روزانہ نہ جاسکیں تو کم از کم ایک مرتبہ ضرور جانا چاہئے۔

وہ لوگ کتنے سعادت منداور خوش نصیب ہیں جو بقیع میں مدفون

---

[1] السیرة النبویة لابن ھشام ۲/۱۳۶

ہیں، اے اللہ! مجھے بھی تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک شہر میں شہادت والی موت نصیب فرما کر بقیع میں جگہ نصیب فرما۔(آمین)

یہیں زندگی گزاروں، یہاں موت مجھ کو آئے
یہاں مر کے خاک ہونا، یہی اصل میں ہے جینا

کاش مِرے محبوب کی دھرتی، مجھ پہ نفیس یہ شفقت کرتی
اپنے اندر مجھ کو سموتی، صلّی اللہ علیہ وسلّم

جبلِ احد اور شہداءِ احد

جبلِ احد کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ[1]

احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

احد پہاڑ کے دامن میں ستّر صحابہ رضی اللہ عنہم مدفون ہیں جو جنگِ احد میں شہید ہوئے تھے، ان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمّ محترم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں، مستحب ہے کہ شہداءِ احد کی زیارت ہر جمعرات کو کی

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب خرص التمر، ح(١٤٩٥)

جائے، ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جبلِ احد اور شہداءِ احد دونوں کی زیارت کی الگ الگ مستقل نیتیں کریں۔

مشورہ: ان مساجد اور مقامات کے علاوہ اور بھی متبرّک مساجد اور مقامات ہیں، اگر ہو سکے تو ان کی بھی زیارت کریں، کسی اچھے جانکار معتمد عالمِ دین کے ساتھ زیارت کے لئے جائیں تو ان شاء اللہ فائدہ زیادہ ہوگا۔

فائدہ: مدینہ منوّرہ کا شہر برکتوں والا ہے اس لئے اس کی ہر جگہ بابرکت ہے۔

الوداعی سلام

(۱) جب مدینہ منوّرہ کے پاکیزہ شہر کو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قرب کی اس بیش بہا نعمت کو چھوڑنے کا وقت آئے تو سب سے پہلے اگر ہو سکے تو ریاض الجنّۃ میں یا مسجدِ نبوی میں کسی بھی جگہ دو رکعات نفل نماز پڑھیں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

(۲) اب الوداعی سلام پیش کرنے کے لئے جائیں، اس کا طریقہ وہی ہے جو عام طور پر سلام پیش کرنے کا ہے البتہ اس وقت

فراق کا غم ہونا چاہئے۔

(۳) اب دلِ مغموم اور تر آنکھوں کے ساتھ، مناسب جگہ پر قبلہ رُو ہوکر خوب دعا کریں (یہ غم اور رونا قبولیت کی علامت ہے)، اس سفر کی قبولیت، بار بار یہاں کی حاضری، گھر تک عافیت کے ساتھ واپسی اور اپنی تمام دینی و دنیوی حاجتوں کے لئے دعا کریں، اپنے لئے، رشتہ داروں کے لئے اور پوری امّت کے لئے دعا کریں، مدینہ منوّرہ کی مقبول موت اور جنّۃ البقیع میں دفن ہونے کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شفاعت کی بھی دعا کریں، **اس رُوسیاہ اور اس کے متعلقین کو بھی ضرور یاد رکھیں، سائل ہوں اور سائل کا حق ہوتا ہے۔**

فائدہ: اگر الوداعی سلام کے بعد روانگی کو دیر ہو تو دوبارہ مسجدِ نبوی میں جا سکتے ہیں اور موقع ہو تو دوبارہ روضۂ اطہر پر بھی حاضر ہوکر سلام پیش کر سکتے ہیں۔

(۴) اب حسرت و افسوس کے ساتھ رہائش گاہ کی طرف چلیں اور جو کچھ میسّر ہو مدینہ منوّرہ کے فقراء اور مساکین پر صدقہ کریں۔

(۵) اب رنج و غم کے ساتھ سفر کی دعائیں اور درود شریف پڑھتے ہوئے اس دھیان کے ساتھ رخصت ہوں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

کے پاک شہر کو چھوڑ رہا ہوں، جب تک ہو سکے مسجدِ نبوی اور گنبدِ خضراء پر نظر جمائے رکھیں۔

میرے محبوب شیخ حضرت حاجی محمد فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مدینہ منوّرہ لرزتے ہوئے جاؤ اور وہاں سے ترستے ہوئے آؤ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے عمرے/حج اور زیارت کو قبول فرمائیں اور ہم سب کو بار بار حرمین شریفین کی حاضری ادب، عظمت، محبت اور قبولیت کے ساتھ نصیب فرمائیں اور وہیں پر اپنی رضا والی موت نصیب فرمائیں۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ